تبصرے

تجلیات حرمین از رخسانہ نکہت اُم ہانی

تعداد صفحات ۳۲، دیدہ زیب سرورق، سفید کاغذ، آفسیٹ کی طباعت
قیمت: تین روپے، ناشر: ادارہ رفیق، عظیم آباد کالونی،
پوسٹ مہندرو، پٹنہ ۸۰۰۰۰۶

اُم ہانی کا نام ادبی دنیا میں نیا ضرور ہے لیکن اس نام نے اپنی پہچان بنانے کی جو سعی کی ہے وہ قابل توجہ ہے۔ ان کے کئی مضمون اور منظوم تحریریں نظر سے گزری ہیں اور انھوں نے ارد و حلقہ کو متوجہ کیا ہے گو یہ تحریریں زیادہ تر مذہبی نوعیت کی ہی ہوتی ہیں لیکن ان کی ادب سے دلچسپی اور گہرا خلوص انھیں اثر انگیز بنا دیتا ہے۔

زیر نظر مجموعہ "تجلیات حرمین" ام ہانی کے پانچ مختصر مضامین، پانچ نظموں، ایک غزل اور تین نعت پر مشتمل ہے۔ یہ مضامین ایک ہی زمانہ میں یا یوں کہئے کہ ایک مختصر وقفہ میں یکے بعد دیگرے لکھے گئے ہیں اور عنوانات الگ الگ ہونے کے باوجود بھی سلسلہ وار سے محسوس ہوتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہر مضمون میں اس سفر کے تجربات بیان کیے گئے ہیں جو فریضۂ حج کے لئے ام ہانی نے کیا۔ مقامات کا مشاہدہ اور پھر انھیں بیان کرنے کا انداز کہیں کہیں ان مضامین میں سفرنامہ کا سا تاثر پیدا کر دیتا ہے۔

ام ہانی کی تحریریں ان کی مذہب کے ساتھ گہری دلچسپی کا مظہر تو ہیں ہی ساتھ ہی زبان و ادب سے ان کی وابستگی کو بھی واضح کرتی ہیں۔ ان مضامین میں دین اور ایمان سے عقیدت والوں کے لئے وہ گہرائی، سوز اور خلوص کی آنچ ہے جو دلوں کو پگھلا دے جو انھیں اپنے دل کے نہاں خانوں میں جھانکنے پر مجبور کر دے۔ اپنے تہی دست ہونے کا احساس کرادے اور انھیں ابدی سکون کا راستہ ڈھونڈنے کے لئے اکسائے۔

یہاں یہ بات خاص توجہ کی ہے کہ ہانی نے جس زبان کا استعمال کیا ہے وہی ان کی تحریر کی اثرانگیزی کی ایک خاص وجہ بن گیا ہے۔ "تجلیات حرمین" میں شامل مضامین ایک ہی موضوع کا اظہار کرتے ہیں اور اس موضوع کے لئے جس زبان و بیان کی ضرورت تھی ام ہانی نے اس پر خاص توجہ کی ہے۔ بیان میں دعائیہ انداز ہے جو اس موضوع کی ضرورت تھی اور اس انداز نے تحریر کو اور زیادہ گہرائی دی ہے لیکن ساتھ ہی کہیں کہیں نثر شاعری کے بہت قریب ہوگئی ہے۔ کہیں کہیں شاعرانہ زبان کا طلسم قاری کو اصل موضوع سے دور کر سکتا ہے۔

ام ہانی بنیادی طور پر شاعرہ ہیں اور شاعری میں گہری دلچسپی رکھتی ہیں۔ مجموعہ میں شامل ان کی نظمیں اور نعت و سلام وغیرہ بھی ان کی پہچان ایک حساس شاعرہ کی حیثیت سے کراتے ہیں۔ ان کی مسلسل کاوشیں ضرور انھیں شاعروں کی صف میں ایک قابل قدر مقام دلائے گی۔

(عائشہ صدیقی لکچرر آف انگلش
بالیکا مہاودیالیہ کیتی۔ کلکتہ)